ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ

شہدائے ختم نبوت

سلام اُن پر کہ میرِ کارواں تھے
سلام اُن پر کہ پیرِ عارفاں تھے
سلام اُن پر، نبی کے عاشقاں تھے
سلام اُن پر قتیلِ فاسقاں تھے
سلام اُن پر عدوِ کاذباں تھے
سلام اُن پر کہ حق کے پاسباں تھے
سلام اُن پر کہ وہ برق تپاں تھے
سلام اُن پر کہ وہ شعلہ فشاں تھے
سلام اُن پر شہادت جن کی منزل
سلام اُن پر جو مر کے جاوداں تھے
سلام اُن پر کہ وہ جانِ جہاں تھے
سلام اُن پر شہادت میں جہاں تھے
سلام اُن پر جو قاتلِ اعظم☆ کے مقابل
سلام اُن پر، نہتے ناتواں تھے

(مارچ ۱۹۸۸ء)

☆ ڈائریکٹر ثانی جنرل اعظم خان

مارچ ۱۹۵۳ء میں مجلس احرار اسلام کی برپا کردہ
مقدس تحریکِ تحفظِ ختم نبوت کے

شہیدوں کو سلام

سلام ان حق شناسوں، حق آگاہوں، حق پژوہوں کو جنہوں نے جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے حق پرست صحابۂ رسول علیہم السلام کی ابدی سنت تازہ کی۔

سلام ان وفا کیشوں کو، جنہوں نے محبتِ رسول میں سرمست و سرشار ہوکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصبِ ختم نبوت کی حفاظت میں اپنی کڑیل جوانیوں کے نذرانے پیش کیے۔

سلام اُن ابد بجاں جیالوں کو، جنہوں نے پاکستان کے طول و عرض میں خونِ دل دے کر محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا چراغ جلایا۔

سلام اُن رہروانِ جادۂ ابدی کو، جو فنا کے گھاٹ اُتر کر بقاء دوام پا گئے۔

سلام اُن جری اور جیالوں کو، جن کی پامردی واستقلال اور ایثار وشہادت نے جبر و استبداد اور مکر وارتداد کے بندوں کو خونِ وفا کی جھیل میں ہمیشہ کے لیے غرق کر دیا۔

سلام خود دار ماؤں کے ان سپوتوں کو، جن کی انمول قربانیوں نے مرزائیت کے تمرّد کو ذلّت ورسوائی کے گڑھے میں دفن کر دیا۔

سلام، صد ہزار سلام، ان مقدس روحوں کو، جو آج بھی پکار پکار کے کہہ رہی ہیں

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست